بشارتِ محمدّیہ اور انجیل برناباس

مرتب : حافظ محبوب احمد خان

انجیل کو عام طور پر یونانی زبان کا لفظ قرار دیا گیا ہے جس کی اصل شکل Eu-angellion یا Evangelium ہے۔ یونانی زبان میں اس لفظ کے لغوی معنی ہیں خوش خبری 'بشارت۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ لفظ انجیل یونانی لفظ anggelos سے مشتق ہے 'جس کے معنی ہیں پیغام بر۔

بعض علمائے لغت نے انجیل کو عربی لفظ قرار دے کر اس کا مادہ "ن ج ل" بتایا ہے۔ نجل الشیء (ینجله 'نجلاً) کے معنی ہیں اسے ظاہر اور روشن کیا۔ اور نجل کے معنی اصل' بنیاد اور استخراج کے بھی ہیں۔ عربی میں اِنجیل کی ایک قراءت "اَنجیل" بھی ہے۔ اَنجل کے معنی ہیں وسیع و عریض۔ اسی بنا پر الاصمعی سے روایت کی گئی ہے کہ انجیل 'افعیل کے وزن پر ہے اور اَنجیل اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں بہت سی سطریں ہوں۔ یہ بھی اس لفظ کے عجمی ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اَفعیل عربی زبان کے اوزان میں شامل نہیں۔ حدیث میں بھی یہ لفظ آیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کے متعلق فرمایا : صُدُوْرُهُمْ اَنَاجِيْلُهُمْ یعنی وہ قرآن مجید مصحف کی مدد کے بغیر زبانی پڑھ لیتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنی کتاب صحیفوں کی مدد سے پڑھتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواری نسلاً اور مذہباً اسرائیلی تھے اور ان کی مادری زبان عبرانی تھی یا مغربی آرامی۔ پھر ابتدائی عیسائیوں نے اپنے مذہبی صحیفے نیز مقتدائے دین کے حالات کے لئے جو کتاب لکھی اس کا نام عبرانی کے بجائے یونانی میں کیوں رکھا؟ اس کا صحیح جواب اس وقت مل سکتا ہے جب ہم یہ پتا چلالیں کہ اناجیل اصلاً کس زبان میں تھیں؟ اگر عبرانی میں تھیں اور بعد میں ان کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا گیا تو ظاہر ہے کہ

کتاب کا نام انجیل نہیں ہو گا جو یونانی لفظ ہے' لیکن جس طرح ہمارے پاس اصل عبرانی اناجیل موجود نہیں' اسی طرح اس کا اصل نام بھی ناپید ہو چکا ہے۔

انجیل کو بشارت اس لئے کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی آخر الزمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جن کا ایک اسم مبارک احمد بھی تھا) کی بشارت دینے آئے تھے :

﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ﴾ (الصف : ٦)

پھر یہ کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور قدیم نوشتوں کی بشارتوں کے مطابق ہوا تھا۔

مسیحیت کے ابتدائی زمانے میں بہت سی اناجیل موجود تھیں' مگر اتھانسیوس (Athanasius) کی کوششوں سے کلیسا کے مذہبی پیشواؤں نے مجلس نیقیہ ۳۲۵ء کے بعد ان میں سے چار اناجیل لے کر باقی ترک کر دیں' ان متروک اناجیل کو انگریزی میں Apocryphal یعنی غیر مستند' غیر موثق اور متروک حصے کہتے ہیں۔ مسیحی ادب میں مندرجہ ذیل اناجیل کا ذکر ملتا ہے :

انجیل طفولیت' انجیل پطرس' انجیل اول یوحنا' انجیل دوم یوحنا' انجیل اندریاس' انجیل فیلبوس' انجیل بارتھالوسی' انجیل اول طفولیت توما' انجیل دوم طفولیت توما' انجیل یعقوب' انجیل نیقودیس' انجیل متھیاس' انجیل مرقس' انجیل برناباس' انجیل لوقا' انجیل متی' انجیل تھیڈ ئیس' انجیل پولوس' انجیل بی لیڈس' انجیل سرتھس' انجیل ابیانی' انجیل یہودیہ' انجیل مارکیون' انجیل ناصرین' انجیل ٹائیان' انجیل ولن ٹینس' انجیل سئی تھیئس' انجیل ایلس' انجیل جوڈرس وغیرہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے مکتوبات کی ہے جو حواریوں کی طرف منسوب ہیں اور ہر فرقہ اپنے خیالات کی تائید میں انہیں پیش کرتا تھا۔ ان خطوط کی تعداد ایک سو تیرہ تک شمار ہوئی ہے۔

اہلِ اسلام کے نزدیک انجیل اس دینِ الٰہی کا نام ہے جو خالق کائنات کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی : ﴿ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ﴾ یعنی ہم نے عیسیٰ کو انجیل دی' اور عیسائی ہر اُس کتاب کو انجیل کہتے ہیں جس میں مسیح علیہ السلام کے سوانح عمری مذکور ہوں۔ چنانچہ لوقا اپنی انجیل کے دیباچہ میں لکھتا ہے :

"چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں، جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا۔ اس لئے اے معزز تیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں"۔

مقدس لوقا کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ بہت سے لوگوں نے انجیلیں لکھی تھیں۔ جس بزرگ کی انجیل اس وقت ہمارے زیر مطالعہ ہے یہ مسیحیت کے ابتدائی دور کا سب سے بڑا انجیل کا مبلغ تھا۔ رسولوں کے اعمال جو برنباس کے مخالف لوقا نے لکھی تھی اس میں بھی جس قدر ان کی عظمت بیان کی ہے وہ کسی کی نہیں کی۔

برنباس کی شخصیت

برنباس کا اصلی نام یوسف تھا۔ مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے اس کا لقب برنباس رکھا۔ برنباس کے معنی ہیں نصیحت کا فرزند (اعمال ۴ : ۳۶)۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ رسولوں کے ہاں برنباس کی کتنی قدر و منزلت تھی۔ سب رسولوں کا متفقہ طور پر اس کو یہ اعزازی خطاب دینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس زمانے میں اپنی نظیر آپ تھا۔ اسی کی کوششوں سے مسیحیت نے ساری ترقی کی۔ کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اتنے بڑے معزز لقب کا مستحق اس گوہر یک دانہ کے بعد ایک بھی ہوا ہو۔

مقدس برنباس کے اخلاص اور کرامات کو دیکھ کر اس زمانہ کے لوگوں نے برنباس کو ایک اور معزز خطاب بخشا جس کا ذکر اعمال ۱۴ : ۱۲ میں ہے۔ لوگ برنباس کو دیوتا سمجھتے تھے اور اس کے نام کی قربانیاں کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ اس زمانے میں سب سے بڑا دیوتا زیوس نامی تھا، چنانچہ لوگوں نے برنباس کو زیوس کا معزز خطاب بھی دیا۔ مقدس برنباس کی عظمت پر اس کا مخالف لوقا بھی پردہ نہ ڈال سکا، چنانچہ وہ لکھتا ہے :

"وہ نیک مرد اور ایمان اور روح القدس سے معمور تھا"۔ (اعمال ۱۱ : ۲۴)

اناجیل اربعہ یعنی لوقا، متی، یوحنا اور مرقس کی اناجیل جن میں اہل کتاب نے افراط و تفریط کی تھی، کسی نے ان کو ابن اللہ اور کسی نے نعوذ باللہ ولد الزنا ٹھہرایا، حتیٰ کہ

عیسائیوں کی مروجہ اناجیل میں بھی مسیح علیہ السلام کو لعنتی، شراب ساز، شراب خور، بدکردار ثابت کیا گیا ہے۔ مقدس برنباس نے صحیح مسلک کو پیش کیا اور مسیحؑ کی شان و عظمت کا بیان وضاحت سے کیا۔

جب ہم چاروں اناجیل کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ برنباس ان اناجیل کے مؤلفین سے زیادہ صاحب علم اور اعلیٰ درجہ کا فلسفی دانشمند، مباحثہ و مناظرہ میں فرد کامل، اور تحریر و تقریر میں بڑا زبردست شخص تھا۔ اس کے بیان کی صفائی اور عبارت کی دلنشینی قابل تعریف ہے اور جسد، حس اور نفس کے بارہ میں دینی اعتبار سے اس نے جو فلسفیانہ بحث کی ہے وہ اس موضوع پر لکھنے والے دینی مباحث کی تمام تحریروں سے اعلیٰ و افضل ہے۔

اناجیل اربعہ کے مقابلے میں اس انجیل میں سب سے بڑی خوبی و عمدگی یہ ہے کہ اس میں حکمت کی روشن نشانیاں، فلسفہ اخلاق و ادب کا دلکش طرز اور بیان کا ایسا جادو اثر ڈھنگ پایا جاتا ہے جس کی اعلیٰ درجہ کی بلاغت دلوں کو اپنی جانب جذب کر لیتی ہے۔ پھر عبارت کی سادگی اور روانی بھی لطف کی بات ہے۔ اس انجیل کا مقصد انسانی جذبات کو بہت ہی بلند درجہ پر پہنچا دینے کی کوشش ہے۔ یہ آدمی کو حیوانی خواہشات سے پاک بنانا چاہتی ہے اور اسے نیک کام کا حکم دیتی اور برے کاموں سے منع کرتی ہے، عمدہ عادتوں پر رغبت دلاتی، بری حرکتوں سے خرابیوں سے آگاہ کرتی اور انسان کو خلق خدا کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنے میں ایثار کی دعوت دیتی ہے تاکہ اس سے انسانیت کا اثر بالکل مٹ جائے اور وہ اپنی زندگی محض نوعِ انسانی کی بہی خواہی پر وقف کر سکے۔

اس انجیل پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :

(۱) اناجیل اربعہ کے مقابلے میں یہ کتاب افراط و تفریط سے خالی ہے، للٰذا اس کو برنباس کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) اس کا مصنف نامعلوم ہے اور اس کے زمانہ تصنیف کا بھی علم نہیں۔

(۳) اس کتاب میں بعض مضامین بالکل غلط ہیں اور دوسری انجیلوں کے خلاف ہیں۔ مثلاً اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر واضح الفاظ میں موجود ہے۔

ان اعتراضات کے علماء نے نہایت شافی انداز میں جوابات دیئے ہیں۔ مثلاً عیسائی اس انجیل کی نسبت مقدس برنباس کی طرف صحیح نہیں سمجھتے لیکن اس کی کیا دلیل ہے؟ وہ دنیا میں کسی پادری کے پاس نہیں ہے۔ جب ایک شخص کی طرف ایک کتاب منسوب ہو تو بلا دلیل اس سے انکار کرنا قطعاً قابل سماعت نہیں۔

جہاں تک اناجیل اربعہ کا تعلق ہے ان کے بھی دورِ تصانیف میں اختلاف ہے' ان کے مصنف بھی نامعلوم ہیں' زمانہ تصنیف کا بھی علم نہیں' مقام تصنیف بھی اکثر کا معلوم نہیں' لیکن عیسائی ان کو الہامی مانتے ہیں۔

تیسرا اعتراض یہ کہ اس کتاب میں بعض مضامین بالکل غلط ہیں اور دوسری انجیلوں کے خلاف ہیں۔ مثلاً اس میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر واضح الفاظ میں موجود ہے۔ اصل میں یہی رسول دشمنی اس کتاب کے انکار کا باعث ہوئی۔ جبکہ ہمارے نبی ﷺ کا ذکر مبارک تو مروّجہ اناجیل میں بھی موجود ہے۔ لوقا اور یوحنا کی انجیل سے ایک ایک اقتباس بطور مثال درج ذیل ہے :

(۱) انجیل یوحنا ۱۵ : ۱۶-۱۷ —— "اگر تم مجھ سے محبّت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے' یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی"۔

(۲) لوقا ۳ . ۱۶ —— "مگر جو زور آور ہے وہ آنے والا ہے' میں اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں ہوں' وہ تمہیں رُوح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا"۔

غرض انجیل برنباس کو تسلیم نہ کرنے کی اصل وجہ بشارت محمدّی ؐ کا واضح الفاظ میں موجود ہونا ہے۔ انہی بشارتوں کو اس مضمون میں منتخب کیا گیا ہے۔ یہ اقتباسات انجیل برنباس اردو ترجمہ مولوی محمدّ حلیم صاحب انصاری سے لئے گئے ہیں' جو اسلامی مشن لاہور نے ۱۹۱۶ء میں شائع کیا۔

فصل ۱۷ : ۲۲-۲۳ —— لیکن عنقریب میرے بعد تمام نبیوں اور پاک آدمیوں کی روشنی آئے گا' تب وہ تمام نبیوں کے اقوال کی تاریکی پر نور چمکائے گا۔ کیونکہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

فصل ۳۹ : ۱۴-۲۶ ــــ پس جبکہ آدم اپنے پیروں پر کھڑا ہوا تو اس نے آسمان میں ایک تحریر سورج کی طرح چمکتی دیکھی جس کی عبارت تھی لا الٰہ الا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ تب آدم نے اپنا مُنہ کھولا اور کہا: "میں تیرا شکر کرتا ہوں اے میرے پروردگار اللہ! کیونکہ تو نے مہربانی کی پس مجھ کو پیدا کیا۔ لیکن میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو مجھے خبر دے کہ ان کلمات کے کیا معنی ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ تب اللہ نے جواب دیا مرحبا ہے تجھ کو اے میرے بندے آدم! اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا۔ اور یہ شخص جس کو تُو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے جو کہ اس وقت کے بہت سے سال بعد دنیا میں آئے گا۔ اور وہ میرا ایسا رسول ہو گا کہ اس کے لئے میں نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ رسول کہ جب آئے گا دنیا کو ایک روشنی بخشے گا۔ یہ وہ نبی ہے کہ اس کی روح آسمانی روشنی میں ساٹھ ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں"۔ پس آدم نے بہ منت یہ کہا کہ "اے پروردگار! یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر عطا فرما"۔ تب اللہ نے پہلے انسان کو یہ تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی' داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ عبارت لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ عبارت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبّت کے ساتھ بوسہ دیا۔

فصل ۴۲ : ۱۱-۱۵ ــــ (کاہنوں کے اس سوال پر کہ "تو کون ہے؟") یسوع نے جواب دیا : "تحقیق خدا کی نشانیاں جو اللہ میرے ہاتھ سے نمایاں کرتا ہے وہ ظاہر کرتی ہیں کہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا کا ارادہ ہوتا ہے۔ اور میں اپنے آپ کو اس کا مانند نہیں شمار کرتا جس کی نسبت تم کہہ رہے ہو۔ کیونکہ میں اس کے لائق بھی نہیں ہوں کہ اس رسول اللہ کے جوتے کے بند یا نعلین کے تسمے کھولوں جس کو تم مَسِیّا (رسول) کہتے ہو۔ وہ جو کہ میرے پہلے پیدا کیا گیا ہے اور اب میرے بعد آئے گا۔ اور وہ بہت جلد کلام حق کے ساتھ آئے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہو گی"۔

فصل ۴۳ : ۱۳-۱۹ ــــ (یہودا اسکریوتی اور اندراس کے مَسِیّا (رسول) کے بارے میں سوال کے جواب میں آپؑ نے فرمایا)

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک نبی جب وہ آتا ہے تو وہ فقط ایک ہی قوم کے لئے اللہ کی رحمت کی نشانی اٹھا کر لاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے ان انبیاء کا کلام اُس قوم سے آگے نہیں بڑھا جس کی جانب وہ بھیجے گئے تھے۔ لیکن رسول اللہ جب آئے گا اللہ اس کو وہ چیز عطا کرے گا جو کہ اس کے ہاتھ کی انگشتری کی مانند ہے۔ پس وہ زمین کی ان تمام قوموں کے لئے خلاص اور رحمت لائے گا جو کہ اس کی تعلیم کو قبول کریں گی۔ اور عنقریب وہ ظالموں پر ایک زور کے ساتھ آئے گا۔ اور بتوں کی عبادت کو مٹا دے گا کہ شیطان ذلیل و خوار ہو گا۔ کیونکہ اللہ نے ابراہیم سے ایسا ہی وعدہ کیا ہے اور کہا ہے "تو دیکھ کہ میں تیری نسل سے تمام زمین کے قبیلوں کو برکت دوں گا اور جس طرح کہ تو نے اے ابراہیم بتوں کو توڑ کر پارہ پارہ کر دیا ہے ویسے ہی تیری نسل کرے گی"۔

فصل ۴۴ : ۱۹۔۳۱ ــــــ "اور اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ بیشک رسول اللہ ایک روشنی ہے جو تقریباً تمام مصنوعات باری کو مسرور کرے گا۔ کیونکہ وہ فہم اور مشورت کی روح سے آراستہ ہے۔ حکمت اور قوت کی روح سے، خوف اور محبّت کی روح سے، بینش اور اعتدال کی روح سے، (وہ) محبّت اور رحمت کی روح سے آراستہ ہے، عدل اور تقویٰ کی روح سے، لطف اور صبر کی روح سے، ایسی روحیں کہ منجملہ ان کے اُس رسول نے اللہ سے سہ چند حصّہ اس کا پالیا ہے جو کہ اللہ نے اپنی تمام مخلوقات کو عطا کی ہیں۔ وہ کیسا مبارک زمانہ ہے جس میں کہ یہ (رسول) دنیا میں آئے گا۔ تم مجھے سچا مانو! ہر آئینہ میں نے اس کو دیکھا اور اس کے سامنے عزت و حرمت کو پیش کیا (اس کی تعظیم کی) ہے جیسا کہ اس کو ہر ایک نبی نے دیکھا ہے۔ کیونکہ اللہ اُن (نبیوں) کو اُس (رسول) کی روح بطور پیشین گوئی کے عطا کرتا ہے۔ اور جبکہ میں نے اس کو دیکھا میں تسلی سے بھر کر کہنے لگا "اے محمدؐ! اللہ تیرے ساتھ ہو۔ اور مجھ کو اس قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھولوں۔ کیونکہ اگر میں یہ (شرف) حاصل کرلوں تو بڑا نبی اور اللہ کا قدوس ہو جاؤں گا"۔

فصل ۴۷ : ۱۰۔۲۴ ــــــ "باقی رہا میرا خاص معاملہ سو میں تحقیق اس لئے آیا ہوں کہ رسول اللہ کے واسطے جو اب جلد دنیا کے لئے ایک خلاص (چھٹکارے کا ذریعہ) لے کر

آئے گا' راستہ صاف کروں۔ لیکن تم اس بات سے ڈرتے رہو کہ دھوکا دیئے جاؤ' اس واسطے کہ بعد میں بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے جو میرے کلام کو اخذ کرلیں گے اور میری انجیل کو ناپاک بنائیں گے"۔ تب اس وقت اندراس نے کہا "اے معلم! ہمارے لئے کوئی نشانی بتا' تاکہ ہم اس (رسول) کو پہچانیں"۔ یسوع نے جواب دیا : "بے شک وہ تمہارے زمانہ میں نہ آئے گا بلکہ تمہارے بعد کئی برسوں کے (گزرنے پر) جس وقت کہ میری انجیل باطل کردی جائے گی اور قریب قریب تیس مؤمن بھی نہ پائے جائیں گے۔ اُس وقت میں اللہ دنیا پر رحم کرے گا۔ پس وہ اپنے اس رسول کو بھیجے گا جس کے سر پر ایک سفید ابر کا ٹکڑا قرار پذیر ہوگا۔ اس کو ایک اللہ کا برگزیدہ پہچانے گا اور وہی اسے دنیا پر ظاہر کرے گا۔ اور وہ (رسول) بدکاروں پر بڑی قوت کے ساتھ آئے گا اور بُتوں کی پوجا کو دنیا سے نابود کردے گا۔ اور میں اس بات کو راز کی طرح کہتا ہوں' کیونکہ اسی (رسول) کے ذریعہ سے اس کا اعلان ہوگا اور اللہ کی بڑائی کی جائے گی اور میری سچائی ظاہر ہوگی۔ اور عنقریب وہ (رسول) ان لوگوں سے انتقام لے گا جو کہتے ہیں کہ میں انسان سے بڑھ کر ہوں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق چاند اس کو اس کے بچپن میں سلانے کے لئے لوریاں دے گا اور جب وہ (رسول) بڑا ہوگا تو وہ اس (چاند) کو اپنی دونوں ہتھیلیوں سے پکڑ لے گا۔ پس چاہئے کہ دنیا اس کا انکار کرنے سے ڈرے' اس لئے کہ وہ بُت پرستوں کو قتل کرے گا۔ پس تحقیق موسیٰ اللہ کے بندے نے اس سے بہت ہی زیادہ قتل کیا ہے اور یشوع نے ان شہروں کو باقی نہیں چھوڑا جنہوں نے اس کو جلادیا اور بچّوں کو قتل کیا تھا۔ اس لئے کہ پرانا زخم اس کے لئے گرم لوہے سے داغنا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور وہ ایک ایسے حق کے ساتھ آئے گا جو تمام نبیوں (کے حق) سے واضح تر ہوگا اور وہ اس کو ملامت کرے گا جو دنیا میں اچھا سلوک (برتاؤ) نہ کرے۔ اور ہمارے باپ دادا کے شہر کے برج خوشی کی وجہ سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے۔ پس جس وقت کہ بُتوں کی پوجا کا زمین سے دور ہونا دیکھا جائے گا اور یہ اقرار کیا جائے گا کہ بیشک میں بھی تمام انسانوں جیسا ایک انسان ہوں تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق اللہ کا نبی اُسی وقت آئے گا"۔

فصل ۸۲ : ۱۴-۱۷ ـــــ "عورت نے کہا "شاید تو ہی مَسِیّا (رسول) ہے اے سید!" یسوع نے جواب دیا : "حق یہ ہے کہ میں ہی اسرائیل کے گھرانے کی طرف خلاص کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ لیکن میرے بعد جلد ہی مَسِیّا' اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا تمام دنیا کے لئے آئے گا' وہ مَسِیّا (رسول) کہ اللہ نے اسی کی وجہ سے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اور اس وقت تمام دنیا میں اللہ کو سجدہ کیا جائے گا اور رحمت حاصل کی جائے گی یہاں تک کہ جوبلی کا سال جو اس وقت ہر سو برس پر آتا ہے مَسِیّا (رسول) اس کو ہر سال ہر ایک جگہ میں بنا دے گا"۔

فصل ۹۶-۹۷ : ۸-۱ ـــــ (مَسِیّا کی کیفیت کے بارے میں کاہنوں کے سوال کے جواب میں یسوع نے کہا: "اس اللہ کی جان کی قسم ہے جس کے حضور میں میری جان استادہ ہو گی کہ در حقیقت میں وہ مَسِیّا (رسول) نہیں ہوں جس کا کہ تمام زمین کے قبیلے انتظار کرتے ہیں' جیسا کہ اللہ نے ہمارے باپ ابراہیم سے یہ کہہ کر وعدہ کیا ہے کہ یہ میں تیری ہی نسل سے زمین کے کل قبائل کو برکت دوں گا۔ مگر جب اللہ مجھ کو دنیا سے اٹھا لے گا تب شیطان دوسری دفعہ ملعون فتنہ کو پھریوں اٹھائے گا کہ غیر متقی کو یہ اعتقاد کرنے پر آمادہ بنائے گا کہ میں (یسوع) اللہ ہوں یا اللہ کا بیٹا۔ پس اس کے سبب سے میرا کلام اور میری تعلیم نجس ہو جائے گی یہاں تک کہ قریب قریب تیس مؤمن بھی باقی نہ رہیں گے۔ اس وقت اللہ دنیا پر رحم کرے گا اور اپنے اس رسول کو بھیجے گا کہ اسی کے لئے سب چیزیں پیدا کی ہیں۔ وہ نبی کہ جنوب سے قوت کے ساتھ آئے گا اور بتوں کی پوجا کرنے والوں کو ہلاک کرے گا۔ اور شیطان سے اس کی وہ حکومت چھین لے گا جو اُسے انسانوں پر حاصل ہے۔ اور وہ ان لوگوں کی نجات کے لئے جو اس پر ایمان لائیں گے' اللہ کی رحمت لائے گا۔ اور جو اس کے کلام پر ایمان لائے گا وہ مبارک ہو گا۔ اور باوجود اس کے کہ میں اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کا بھی مستحق نہیں ہوں میں نے اللہ کی طرف سے نعمت اور رحمت کے طور پر یہ (رتبہ) حاصل کیا ہے کہ اس کو دیکھوں"۔

فصل ۱۱۲ : ۱۶-۱۷ ـــــ "مگر جب مقدس محمدؐ رسول (ﷺ) آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبے کو مجھ سے دور کرے گا۔ اور اللہ یہ اس لئے کرے گا کہ میں نے مَسِیّا کی حقیقت

کا اقرار کیا ہے۔ وہ مَسِیّا (رسول) جو مجھے یہ نیک بدلہ دے گا یعنی کہ میں پہچانا جاؤں کہ زندہ ہوں اور یہ کہ میں ایسی موت مرنے کے دھبے سے بری ہوں"۔

فصل ۱۴۲ : ۱۷۔۱۸ ـــــ "اور اس سے بڑھ کر آفت کی بات یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مَسِیّا (رسول) داوٗد کی نسل سے نہ آئے گا (جیسا کہ اس کے نہایت خاص شاگرد نے ہم سے کہا ہے) بلکہ وہ کہتا ہے کہ درحقیقت وہ (مَسِیّا) اسمٰعیل کی نسل سے آئے گا۔ اور یہ کہ وعدہ (قربانی) اسمٰعیل کے ساتھ کیا گیا تھا نہ کہ اسحاق کے ساتھ"۔

فصل ۱۶۳ : ۳۔۱۱ ـــــ "بھائیو! اس میں شک نہیں کہ برگزیدگی کا سابق میں ہو جانا ایک بڑا بھاری راز ہے۔ تا آنکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اسے صاف طور پر نہیں جانتا مگر فقط ایک ہی انسان۔ اور وہی انسان ہے کہ اس کی طرف قومیں گردن اٹھا کر دیکھ رہی ہیں۔ وہ ایسا انسان ہے کہ اللہ کے راز اس پر پوری طرح واضح و جلی ہوں گے۔ پس زہے نصیب ان لوگوں کے جو اس کے کلام پر کان لگائیں گے جبکہ وہ دنیا میں آئے گا۔ اس لئے کہ اللہ اس پر سایہ کرے گا جیسا کہ یہ کھجور کا درخت ہم پر سایہ کر رہا ہے۔ ہاں بے شک جس طرح یہ درخت ہم کو جلانے والے آفتاب کی دھوپ سے بچاتا ہے ویسے ہی اللہ کی رحمت ایمان والوں کو اس نام کے ذریعہ شیطان سے بچائے گی"۔ شاگردوں نے جواب میں کہا : "اے معلم! وہ آدمی کون ہو گا جس کی نسبت تو یہ باتیں کہہ رہا ہے اور جو کہ دنیا میں عنقریب آئے گا؟" یسوع نے دلی خوشی کے ساتھ جواب دیا : بے شک وہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ہے۔ اور جب وہ دنیا میں آئے گا تو اس اصلی رحمت کے وسیلہ سے جس کو وہ لائے گا انسانوں کے مابین نیک اعمال کا ذریعہ ہو گا۔ جس طرح سے کہ مینہ زمین کو پھل دینے والا بنا دیتا ہے بارش کے عرصہ دراز تک بند رہنے کے بعد۔ پس وہ سفید ابر اللہ کی رحمت سے بھرا ہوا ہے اور یہی رحمت ہے کہ اللہ ایمان والوں پر اس کی پھوار پانی کی بوندوں کی طرح نثار کرے گا"۔

فصل ۱۹۲ : ۶ ـــــ "اس لئے کہ بلاشبہ مَسِیّا (رسول) ہی پر ایمان لانے سے اللہ تمام انسانوں کو نجات دے گا اور کوئی آدمی اس کے بغیر کبھی نجات نہ پائے گا"۔

فصل ۲۰۸ : ۷ ـــــ (ذبیح اللہ کے متعلق سوال کے جواب میں یسوع نے کہا:)

"میں سچ کہتا ہوں کہ ابراہیم کا یہ بیٹا اسماعیل ہی ہے جس کی اولاد سے مَسِیَّا (رسول) کا آنا واجب ہے' وہ مَسِیَّا (رسول) کہ اس کے ساتھ ابراہیم کو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ اسی کے ورود سے زمین کے تمام قبیلے برکت پائیں گے"۔

فصل ۲۲۰ : ۱۹۔۲۰ ـــــ "پس جبکہ آدمیوں نے مجھ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا' مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا' اس لئے اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں آدمی یہودا کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں۔ یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر مرا ہوں تاکہ قیامت کے دن میں شیطان مجھ سے ٹھٹھا نہ کریں۔ اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جب کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔

ان اقتباسات کے علاوہ بھی حضور اکرم ﷺ کا ذکر مبارک بعض واقعات میں آیا ہے۔

مراجع و مصادر

۱) عیسائیت اور اسلامی تعلیمات کا موازنہ' محمد شعیب

۲) اردو دائرہ معارف اسلامیہ' پنجاب یونیورسٹی

بقیہ : رسول کامل ﷺ

کیجئے اور اس کی کبریائی کو فی الواقع دنیا میں قائم کیجئے۔ یہ ترجمانی ہے سورۃ المدثر کی ابتدائی تین آیات کی۔ بہت سے محققین کی یہ رائے بڑی وزنی معلوم ہوتی ہے کہ سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات سے محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا آغاز ہوا اور سورۃ المدثر کی اِن ابتدائی آیات سے آپ ﷺ کی رسالت کا آغاز ہوا۔ واللہ اعلم

فصلّی اللّٰہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلّم تسلیما کثیراً

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○○